رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO. A. 793



M. B. Khan Artist

Dogawan Lucknow

قیمت فی پرچہ ۲ر

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعمہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ لیٹرات کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہون تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر شاالسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اُنہین لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ درم و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ فہرکے ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دو تین نمبر نیاز مند منیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے لیس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اگر خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے انکے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک یا پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور انکی واپسی پر ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار نہین اُنہین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو انکے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — نمبر ۹

مضامین غیر

شنبہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء

باغبان و گل

از بدائع افکار آقائے دل سوز نگر

یہ پہلو گل اور صحبت ناجنس کے نتائج ہیں جن کا سخت قلق ہے۔ ہم اس نظم کا نام چشم از چمن رکھ سکتے ہیں۔ — اڈیٹر

باغبانے بہ گلے شد پابست
پاس وے را کمر ہمت بست

پاک بین بود چو از روز نخست
دست از فکر ہوسناک بشست

دیو شہوت بہ نہیبے گسل
پائے بشکست و برون کرد از دل

آرزو ہائے دگر دور انداخت
بہرہ از ہمہ با گل پرداخت

سوے ہر جائی او دست نیاز
پیش وے برد با خلاص نماز

روز از چہرہ چشم آبش داد
شب ز لالائی دل خوابش داد

پر بلا دیدہ بہ چینان دور
بست راہ نظر تیرہ و مور

وز شبیخش دل پروانہ کباب
خانہ بلبل شوریدہ خراب

روزے آن گل ز جوانی دل شاد
لب شیرین بہ شکر خندہ گشاد

گفت اے عاشق دل خستۂ من
اے پرستندۂ پابستۂ من

ہرچہ دیدم ز تو نیکی دیدم
جز محبت سخنے نشنیدم

ہمہ دم پیش من استادہ بپاس
با تو از ہیچکسم نیست ہراس

باغبان گر بکند ہر کس
خیر گل خواہد ازین کردہ و بس

در کند بر رخ گلچین بندد
سایہ بر سر گل نپسندد

ہمہ از بہر نکونامی دوست
شادی آن را کہ سرانجام نکوست

لیک آن مرغ خوش آواز کہ دوش
کردی از نغمہ سرائیش خموش

نغمہ ریزے و خوش آہنگے داشت
مرغ بیچارہ دل تنگے داشت

نالہ زار کشیدہ دل ریش
زاری کرد ز بیداد خویش

تا ز وے دل ما از جائے بکند
جور بر خستہ درونان مپسند

پائے آورد ز دامانش نواخت
بہر تسکین دل وے مرہم ساخت

چشم ودیش طربناکی داد
گرہ مشکلش آسان بکشاد

تا چہ دانم کہ در دلش چیست
گریۂ رشک و دم سردش چیست

آمدش چارہ آن درد بساز
آنکہ از باغ برونش انداز

باغبان چون سخن گل بشنید
پیرہن بر تن از آن گفتہ درید

گفت اے کوکب بستان افروز
طالعت خستہ ز بخت پیروز

تا جہان ست لبت خندان باد
جا گہ خصم تو زندان باد

نشناسی مگر این ہرزہ درا
کاز چہ این گونہ بود نغمہ سرا

زیر این زمزمہ خوانی او
نیک پیداست ہوسرانی او

ہمہ دانند دریں این عیار
چارۂ عصمت ہمچون تو ہزار

گرچہ خوش روئے بپابوس گل ست
دشمن عفت و ناموس گل ست

گر نہ کاوش ز رہ خانہ تو
دام مکرش نہ بود دانہ تو

گل بخندید کہ این بد ظنی ست
سوءظن داشتن از بد دلی ست

من بہ نادانی طفلی پدرم
چون بخشید خدا این قدرم

کہ نخواہم گہرم سودہ شود
واگہے دامنم آلودہ شود

ہمدرد دل من بلبل راہ
کیست او تا کند م نامہ سیاہ؟

چند روزے بمنش بار سپار
ز فسونکاری وے باک مدار

باغبان نرم شد از آن گفتار
یافت بر درگہ گل بلبل بار

از کمال اعتقاد دوست برداشت
پاس وے را بجز او نگذاشت

چند روزے چو بآرام گذشت
سخن عشق ہویدا تر گشت

گہ پاکوبی ہمہ دامن گل
پردے خوردہ بہ پیراہن گل

پرزش آوردہ بے پروائی
کہ بہم بال اگر فرمائی

گل شکر خندہ کنان بخشیدش
آب بر آتش غم پاشیدش

پس سخن را ہمہ ارا گفتند
ہمہ چہ گفتند بہ خنجر گفتند

از میان شرم چو پرداختہ شد
کار رسوائی گل ساختہ شد

باغبان روزے برخاست پگاہ
ہر طرف گرد چمن کرد نگاہ

از ہمہ سوے شنید آوائے
دید در باغ عجب غوغائے

گلبنان ہر طرفے موے کنان
قمریان بر سر شان طعنہ زنان

سوزش افروختہ چون آذر گشت
بیشتر رفت و پریشان ترگشت

دید آن تازہ گل شگفتہ
ست در دامن بلبل خفتہ

دامن آلودہ و گوہر ناپاک
گرنہ از بوسۂ بلبل صد چاک

زود بر او بانگ کہ اے تیرہ نہاد
از چنین روز سیہ فرصت باد

چہ شد آن گونہ نادیدہ چو ماہ
بہ کجا شد دل ناکردہ گناہ

روزگارے گہر پاکت بود
دیو شہوت گہر ناسفتہ نبود

ہوس زشت شدت راہنمون
رفتی از جرگہ پاکان بیرون

آمدم تا کہ مرا خواری تو
بہ ہم مزد گنہگاری تو

چمن از خون تو گلگون سازم
منت از باغ برون اندازم

تا دگر کس نہ رود گرد ہوس
گلۂ باغ ہمین تادرہ بس

ادبائے لطفا

ان مل ورنگ الفاظ کا جنگ اردو کی جو سر پر مدت سے نا نفے خانے مارا مارا پھرتا ہے ہستی پریان حسن سیال، التہاب انگیزیان جلوہ پاشیان نازک زرین، ارتعاش خدنگانہ، جلوہ مرتعشانہ اور اسی قسم کے الفاظ ہر ایک رسالہ میں موجود ہیں اللعل اردو کے ساتھ ایک فردوسی ہند نے جو موافق وضع حرکت کی ہے وہ دیکھنے کے قابل ہے فرماتے ہیں ؎

نات وش نوش ہیوش نو شبابان چمن
وفیس گلزار وبستان بر سر گلزار ہے

[illegible]

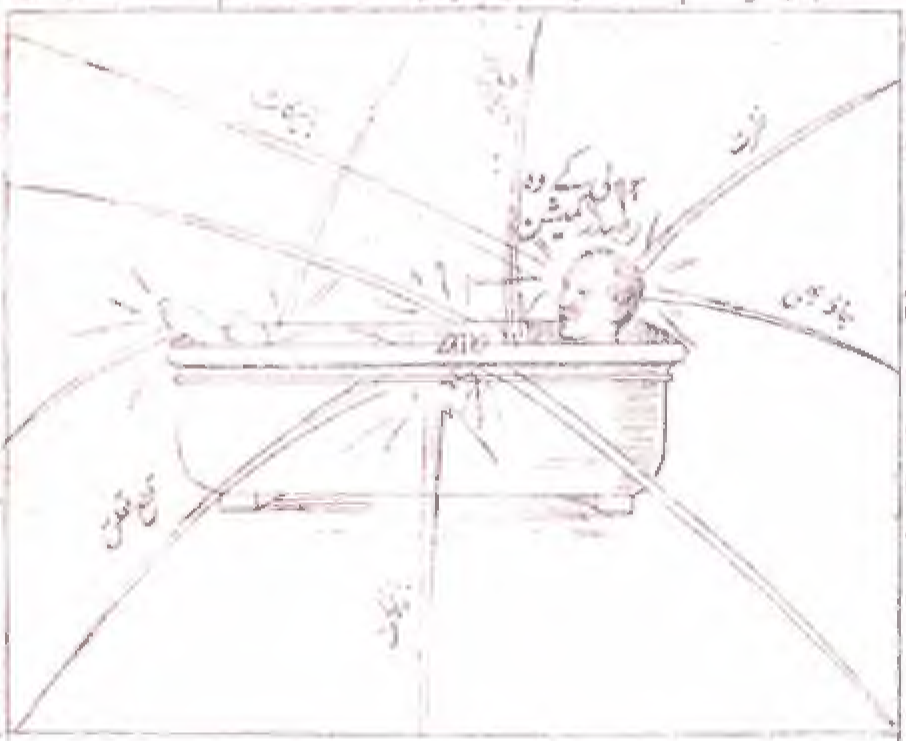
کو غرض ہیں تو ہیں کیوں ہم
ہم کو ہیں تشنہ داماں میں۔
عربی شاعرنے کا لی ات اشتعال
نبع کیے تھے ہمارے شاعرنے
افرمائے ہیں۔ یکجا کیے عربی
کے اکالی ات اشتعال ہیرا ادبی
کتاب میں نظر آتے ہیں یہ
کمال کی دلیل ہے۔ اردو کے
ذو نساے ہیں ابھی کو مس
کی کتابوں میں اشعار انشار
الشیطان نظر افروز ہونگے
گھبرایئے نہیں۔ شاعر شعر
کہتا ہے ناظم معرکہ کہتا ہے شعر
کے ساتھ معرکہ کا ذکر آخر زبان تھا
خاص و عام تھی۔ اب وہ بھی کیا زمانہ تھا جب
تین تین بیت بازی ہوا کرتی تھی لغت اور رات ہوتے
کے فورت ادنگے جبٹ سے شعر موزوں کر کے سنا دیتے
تھے۔ مطلب پوچھنے کا حق فریق اور رات کو نہ تھا۔
شعر نام ہے کلام موزون کا بس وزن ٹھیک ہو
تو سب ٹھیک ہے شاید ایسا شعر وزن آیا جو رات
سے شروع ہوتا ہو تو رہ کہہ دیا ؎

آتش زبان براے گھس جگر
آتش دوزی وباد بھر شکر

ڈاٹ ترت کی ڈاٹے رہے کی ؎

معلوم ہوتا ہے ہمارے شاعر صاحب کا یہ شعر بھی کسی بیت بازی کی یادگار ہے۔ یا وہ بھی داد بیچا چاہتا ہے کہ کیں حسرت لگا کے اپنی تحسین کرین تاکہ بیت بازی میں کام آئے کیا معنی کی تشریح مطلب و محاسن کی چندان حاجت نہیں۔ پنچ کے ناظرین باشاراتہ سخن فہم ہیں سمجھ لیجیے ؎

رات پرتیان سے روانی ہوئے رویاں تک
پردہ پوشان بزمی یاد نہ دان نغمن



غیبی پچکاریان

ہمارا نہ انو ہولی ہے

کون تنا تم کھیلت ہوری۔ دیکھو لالہ مورے آنکھن کھٹکے۔ کون تنا ؟

نات وش نوش ہیوش نوشبابان چمن
وفیس گلزار وبستان بر سر گلزار ہے

شاید آپ کو بجاے نوشیاں ہو کہ فردوسی ہند کا شعر تو بے معنی ہے مگر فرد فرد الفاظ با معنی ہیں تحسین میں یہ صنعت نہیں تو بندہ ونا کے نفس سے مجبور نہیں ہوں جو کہہ سکتا ہے ؎

نو فردوسی فروش فرشتہ فرسا نہیں
ہائے رہے ہجوش لیے وائے پوشان دہن

ہاے دیے جوش ورحاس جوش بانگ چمن
ہاے دفے نوش دہیوش نوشبابان چمن
وفیس گلزار وبستان بر سر گلزار ہے

یہ تو جناب فردوسی ہند کے کوثری کلام کا نمونہ ہوا۔ اب ایک دوسری مصیبت کی طرف ناظرین متوجہ ہوان یوں کہنے کو تو خدا کے فضل سے سخنور بھی ہیں اور نکتہ چین بھی ایک نکتہ چین زیادہ ہیں مگر اس عیب کی طرف کوئی خاص توجہ کسی کو نہیں۔ ہوتی کیوں ؟ اکثر نکتہ چین اور نقاد خود بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ یعنی واحد کی جگہ جمع اور جمع کے محل پر واحد کا استعمال باغ کی بہاریں نہیں باغ کی بہاروں کی سیر دیکھیں۔ رات کی خاموشی نہیں رات کی خاموشیوں میں تاریکیوں کا بھی ایک ہیرو ہے۔ دنیا کی وسعت نہیں وسعتوں میں ہولیاں کھیلی گئیں۔

چنانچہ ایک شاعر صاحب جنہیں شاعری کی جان کو آسمانی ڈرمیدا یا عذاب الٰہی کہنا چاہیے فرماتے ہیں ؎

[illegible]

[illegible]

یہ بات کو زور دیا ہے۔ مجبوری زبان۔ فرماتے تو بہر کیف میں اور دو سرے شاعروں میں فرق ہی کیا رہتا۔ یہاں فصاحتوں اور بلاغتوں کے سمندر۔ گفتگو ہی نہیں ہو رہی ہے بصیرت مندوں واحد ہی اور جمع کی شاعری کی تسلیاں رنگینی سے نہیں ہوئیں تو اسے گمنصیبہ کی۔ خدا جانے دوا میں زندانوں کیوں نہ کہا کہ جمع کا نہ کا رنج ہو جاتا ہے تو اقتباس ہمارے قوم منتشی تھا کہ جہاں گردش گردیاں دیکھ کے بجلی گر کے رہ گئی۔ بہاروں کی ندی وہاں سے ڈال

تیلیاں اور دہان کا بیان دہلیاں کا بیان ہو رہا ہے اور تمام تجلیاں تجلی کی ایک صفیہ ی کے مقابل نہ ٹھہر سکیں۔ وہ ہوگا یا۔

دوسرا شعر ملاحظہ ہو ؎

آئینہ رکھتے ہیں میں سجدے میں گر پڑا
دیر خیرون میں ہوش تھا کب نیاز کا

اللہ اللہ بیہوشیان تھیں کہ سجدوں میں ہوش ہوش کا پتہ جاتا نہیں امتیاز کا ہو گو کر دیا تھا یہ شعر یون تھا کاتب نے تحریف کی ؎

آئینے دیکھتے ہی یاں سجدوں میں گر پڑے
بیہوشیوں میں ہوش نہ تھے امتیاز کے

خدا جانے امتیاز کا ہے کا۔ اپنی صورت کے سجدہ ہونے یا ہونے کا ہے یا یہی ہیچ ہمدان نا شناسی نیرے جناب شاعر ایک گروہ کے استادون میں بھی ہیں۔ خدا کرے حضور کا دائرۂ افادہ و کن کی طرف بڑھے جہان واحد و جمع کا محل استعمال واحد ہے۔ کسی نے خون کیا خونریزی کے بعد سڑک پر نکلا اور ہاتھ بجا خونیان آئے۔ خونیان آئے۔ کسی نے غزل پڑھی اور داد دی۔ کیا خوب غزلان پڑھی۔ دھوکے میں ایک ہیرو نظر آیا اور فرمانے لگے ؎

یہ جنتی جو ایک رستی ہے
کل ہیچ ایک روز بیٹھے تھے

تیسرا شعر ہے ؎

اپنی تجلیوں کو تو سنا ہے صد حجاب رکھ
دیکھوں ہی جلوے میں نہاں دل کا طلسم راز رکھ

دفاع کے معنی ہیں بند یعنی اپنی ہزاروں تجلیوں کی بیبیوں کو تو سو پردوں یا پنجروں میں بند رکھ۔ کیوں؟ وجہ بالکل ظاہر ہے۔ اسلیے کہ دیکھوں نہیں دیکھوں ہی جلوہ آن کے ہو ہے دل کے طلسم بیچارہ کا غرو نسبت میں پہنچے ہو ہے میں۔ مناسب یہی ہے کہ تبیان بھی بند رہیں اور طلسم راز کے بل میں جو ہے بھی نہاں رہیں۔ یہ کیا کہ تبیان کھلے بند ہوں پھرین اور جلوے کے ہو ہے طلسم راز میں بیٹھے رہیں ایک تجلی نکلے تو ایک جلوہ طلسم راز سے منہ نکالے۔ اگر جلوے کے ہو تے نہاں ہونے تو تجلیوں کی شاہ صد حجاب ہونے سے کوئی نقصان نہ ہوتا۔

سرقت میں ذو ہا چھا شعر ہے خصوصاً طلسم راز یا طلسم باز پڑھا نہیں گیا کی اضافت توصیفی۔ اے سبحان اللہ ذیل نازہ کہتے تو کیا کمال کرتے۔ طلسم راز کی منوبت ہی اور ہے پھر منوبت جب تک انسان "شاہد صد حجاب" نہ ہو سرقت تک میسر نہیں آتی۔ مناسبت ملاحظہ فرمایئے تجلیاں تھیں کہ اللہ صد حجاب کی شاہد بننے کی مستحق تھیں "جلوے تھے دیکھوں ہی" اس وجہ سے طلسم راز کی کوٹھریاں رکھا ہوئیں۔ تمام الفاظ ضروری ہیں کیا مجال جو ایک لفظ اپنی جگہ سے سرک جائے۔ تجلیوں کی جگہ تجلی کیجیے تو مطلب خبط۔ شاہد کے عوض کوئی اور لفظ لایئے تو معنی غت ربود۔ "صد حجاب" میں سے ایک حجاب کم کیجیے تو فصاحت غائب غلہ۔ دیکھوں ہی نہ کیجیے دیکھوں پر قناعت فرمایئے تو بلاغت اور ادا دونوں طلسم راز کا قائم مقام خانی زادہ ہو تو شعر کا شعر بیچ ہی پہلا مصرعہ دوسرے مصرعے سے بالکل مربوط ہے تجلیاں بھی ویسے ہیں اور ہو ہے اسے تو یہ جلوے بھی نہاں ہونا دونوں کا لازمی ہے۔

پہلے دونوں شعر بھی انہیں محسنات لفظیہ و معنویہ سے آراستہ ہیں۔ خدایا رحم بر جان اردو اور زبین شعرائے سخن ناشناس پناہ!!

داغ

سرکوب فتحپوری

تجارتی جنتری ۱۹۲۰ء

کیا ناک میں دم اور دم میں ناک ہے بغیر محنت کے لوگ چاہتے ہیں کہ تو نفیس ہونے لگیں اور ان کا مال مقبول ہو جائے اس جنتری کا حجم ۲۴۰ صفحہ کا ہے ہر صفحہ میں دو کالم ہیں ایک کالم میں مضمون ہے دوسرے میں اشتہارات ہیں۔ جا بجا ہر صفحہ پر آیت ہے پڑے۔ مضمون میں مسلمان مخاطب ہیں انھیں تجارت کی جانب مائل کرنے کی کوشش کی ہے یہاں تک تو غنیمت ہے مگر قرآنی آیات نقل کرنے کا مسلمانوں کو درس ہے جنتری میں ایک مضمون ہے جس میں ہر سطر کے بعد آیت ہے اور اکثر جگہ غلط ہے اعرابی غلطی تو خیر غضب ہے کہ املا بھی غلط ہے۔ مضامین کسی خاص خوبی پر مشتمل نہیں ہیں سطحی باتیں ہیں غالباً ہر ایک باسواد آدمی واقف ہوگا جنتری کی تعداد طبع پانچ ہزار لکھی ہے گویا پانچ ہزار آدمیوں تک غلط سلط آیتوں کی تبلیغ کی ہے۔

جب قرآن کی صحت اعراب و لفظ میں احتیاط نہیں کی گئی تو واقعات کے نقل میں صحت نقل کی امید بے سود ہے۔

بہر حال مقصد اور نیت بخیر ہے مگر کوشش ناتمام وغیرہ غرض جنتری کی قیمت ۲ روپیہ ہے ابو یوسف محمد قدوس صاحب منیجر تجارتی جنتری نیولیا بہار شریف سے منگوا کے دیکھیے۔ اور غلط آیات کی درستی خود کر لیجیے تاکہ جو لوگ عربی سے واقف نہیں ہیں وہ غلط آیات پڑھنے کی آفت سے محفوظ رہیں

راقم

اودھ پنچ

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے دفعہ ۲۰ عام

بعدالت سید علی احمد صاحب سب جج بہادر دارجنگ مقام بارہ بنکی۔ متفرقات خفیفہ مقدمہ نمبر ۱۳۰ سنہ ۱۹۲۰ء

چیت رام ولد بابو رام ولد سیتا رام ہم پیشہ قوت سہ جیل جماعت ساکن پھرپور خورد ضلع بارہ بنکی پرگنہ حویلی منشی اوریچی سائل

بنام

رگھوبیر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فریق ثانی

بنام رگھوبیر ولد جودھی قوم کرمی ساکن کندھی پور پرگنہ ودہلا تحصیل رام سنہی گھاٹ ضلع بارہ بنکی۔

ہرگاہ مسمی چیت رام ولد بابو نے درخواست اس عدالت میں گزرانی ہے کہ سائل سیتا رام ذکر بعدار مقام پر مقام اسکو کچھ تمہارے گو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم روبرو اپنے سمعونت کسی دلیل کے جو حالات مقدمہ تحریری واقعہ بروقت ۱۰ بجے بتاریخ ۲۲ ماہ مارچ ۱۹۲۰ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جائے گی۔

بتاریخ ۲ مارچ ۱۹۲۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری بعدالت سب جج بارہ بنکی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

بھیشم لاہور

یہ پرچہ روزانہ ہے۔ اسکا اسٹاف ایڈیشن ہمارے پاس مبادلت اور ریویو کی غرض سے بھیجا گیا ہے۔ بعض عالی ظرف ذرہ یا انکا جو ایک ہفتہ وار پرچے سے مبادلت نہ کرتے تھے ان کے ساتھ ہی شیطان نے کان میں پھونکا ہے کہ روزانہ اشاعت کے عوض ہفتے میں ایک کاپی کسی ہفتہ وار کو فقط اخبار کے پاس بھیجو تو معاوضہ کامل ہو جائیگا اور غیرت دار ہفتہ وار پرچہ کا مالک اسی پر قناعت کرے گا۔ ممکن ہے کہ جن ہفتہ وار جرائد کی زندگی نقل اقوال پر تمام ہو اور بالذات تازہ خیز اور مستقل رائے کے مالک نہ ہوں یا مفلس الدماغ ہوں وہ گر پڑ کے اس سودے پر راضی ہو جائیں ہم کسی کی پروا نہیں کرتے خدا کے فضل سے ان جوہروں پر قائم ہیں اور نیز ان جرائد کے زندہ رہ سکتے ہیں بلکہ عجب نہیں کہ ہمارے درویشانہ خوان سے کچھ ان ہی کو مل رہے کیا معنی کہ

نیم نانے گر خورد مرد خدا
بذل درویشان کند نیمے دگر

لہذا ہمیں ایسی مبادلت درکار نہیں۔ رہی تنقید تو نفیر گلیٹی کے جو نمبر پیش نظر ہے اسکی تعریف سن لیجیے۔ پرچہ موٹا تازہ خط کا کھلا چھپا ہے عبارت آرائی میں زمانہ حال کے ان مسلمان اردو … کا … ہے جنکی … مغرب … بھیجا … لکھتے ہیں … اور … کرتے ہیں۔

دو حسیات محبت … جو حقیقت کی پوری وقعت … انشا پردازوں سے مشہور اور … شخص … کا … تا ہوتا … مضامین … میں ایک اولین … اعلان ہیں اور … آواز کے ساتھ گونج گیا … اس قسم کے مضامین فہرست آپ اس پرچہ میں دیکھیں گے۔

"پتھر کی مورتی سے عورت بن گئی - طاقت خیال کا حیرت انگیز اعجاز - عربستان کا ایک تاریخی واقعہ" یہ سطری عنوان ایک قصہ کا ہے جسے ایک مستند تاریخی واقعہ کا مرتبہ عنایت ہوا ہے ایک تھے میاں زرقا (نام عربی ہے) سنگ تراش انھوں نے پتھر کی ایک مورت بنائی پھر خود ہی اسپر عاشق ہو گئے۔ آپ جانتے ہیں عشق میں خلق اس کو معجزہ مسلم ہے۔ تصویر میں جان پڑ گئی مگر ان وصل و وصال … کا سلسلہ جاری رہا گوشت اور سنگ کے اجتماع سے کوئی تیسرا جاندار پیدا نہ ہونے پایا تھا کہ عاشق صاحب اپنی … ہو گئے … میں خدا کی ضرورت نہیں … ایک دن میاں زرقا (پتھر) کی سنگین معشوقہ پر ایسے … کرنے کے لیے … ایک دو تین - دفعتہ کیا دیکھتے ہیں کہ گوشت سنگین ہو گیا - پھر وہی سنگ آمد و سخت آمد بے حس و حرکت مورتی رہ گئی جو پہلے تھی۔

قصہ کسی مستند کتاب سے نقل کیا گیا ہے اس کا حوالہ نہیں زرقا کو سارے … رنگ تراش اسکی سچائی … اور مجہول الاسم مورخ اپنی غیر معلوم کتاب میں سے لکھتا ہے تو پھر ہم اور آپ کون ہوتے ہیں جو اسکی اصلیت میں چون و چرا کریں۔ جناب ایڈیٹر اس قصے کی نسبت فرماتے ہیں

…

…

اور آخر میں … اودھ پنچ کی … استدلال کے … اگر ایسی حکایتیں جناب ایڈیٹر کے مفید مطلب ہیں تو ہم انہیں بہت سی عربی کتابوں کا نام بتا سکتے ہیں ان سے کام لیں۔ مثلاً قصہ حسن صائغ … قصہ ابو علی … قصہ زین … جوہری حکایت …

ملک جیبا دار - ان کے علاوہ اور بھی داستانیں ہیں جو عجیب کے شائع ہوچکی ہیں ان کے واقعات زرقا کی حکایت سے زیادہ عجیب ہیں اور جناب ایڈیٹر کے درست ان کے مصنفوں نے انھیں پوشیدہ رکھا۔

باقی مضامین کوئی خاص حقیقت نہیں رکھتے۔ پنجاب کے اکثر روزانہ مثلاً … وطن وغیرہ اسی شرکت و شان سے نکلتے ہیں اور اپنے خاص اغراض کی حفاظت کرنے میں بہ نسبت بھیشم کے زیادہ مستعد معلوم ہوتے ہیں۔

… یہ پرچہ عجیب مضامین سے خالی نہیں … مختلف مذاق کے افراد اس سے یکساں دل بستگی … اور … صاحب ایڈیٹر کی … کی دلیل ہے۔

بھیشم اچھا ہو یا برا مگر ہمیں بافسوس اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے صوبے میں بھیشم کا سا بھی ایک روزنامہ نہیں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب آگرے کے بازاری آوارہ گرد اطفال کی ایذا کی … آئندہ پرہیز کریں گے۔

اودیارا جیسرام

عشق کی انگلی

کس نیامد بجان آن زلف تا یار گفت
کہ بیکس نکند در وان مار گرفت

سنا آپ نے عشق کی انگلی بھی کیا قیامت کی انگلی ہے۔ سنتے ہیں کہ ایک صاحب ہیں جن کا اسم مبارک … ہے انھیں عشق نے جو انگلی دکھائی تو ایک … پادری کی بی بی سے عاشقانہ معاملہ کر بیٹھے۔ جب پادری صاحب غائب ہوتے تھے تو عاشق و معشوق بہلایا کرتے تھے ہوتے ہوتے یہ عشق طرف ثانی کی جانب سے ہو گیا … بھی … ممکن ہے کہ پادری صاحب نے … کے … کر دی ہو مگر یہ واقعہ ہے کہ



داغ تازۂ خورشید سیاست

ستارہ شناس پنچ: نوروز ہے کہ اندھیر ہے؟ کیا شان ہے کیا آن بان ہے۔ قمر در عقرب سنا تھا عقرب در شمس آج ہی دیکھا۔

ملاقات نرم پڑ گئی بیگم صاحب نے مایوسی کے جھٹکے سے مضطرب ہو کے ایک انگلی کاٹی اور خط میں رکھ کے بارون صاحب کی خدمت میں روانہ کر دی۔

راویان ظرافت آثار کے نزدیک کاٹ کے بھیجنے کے واسطے بہ نسبت دیگر اعضا کے انگلیوں کا انتخاب کچھ معنی رکھتا ہے یعنی جہاں باشعور افراد سے قریب عشق رہتا ہے وہاں تک بحسرت و افسوس انگشت گزیدن سے زیادہ بہتر یہی تھا کہ چاقو سے دفعتاً واحدۃً اُن کا فیصلہ کر دیا جائے۔ نہ رہیگی نہ انگلی رکھنی پڑیگی اور آئندہ کی انگلی کے ساتھ اشتیاق نامہ بھی تھا۔ اشتیاق نامہ مقبول ہوا اور کٹی ہوئی انگلی کا لائے جو برٹش خاندان کو واپس کرنے سے مقصد غالباً یہ ہو گا ؎

بآرزوئے یک انگشت انگبین چون طفل
کمن بجائے زنبور زینہار انگشت

مگر عشق انگلی پکڑتے ہی پہونچا پکڑ چکا تھا انھوں نے اسی کٹی ہوئی انگلی سے اصرار کیا کہ تمھارے نزدیک پانچوں انگلیاں برابر ہونی چاہئیں۔ باوجودیکہ گھی میں ہوں تو مناسب ہے اگر سلسلہ طلب قطع ہو تو سمجھ لو کہ ابھی تو عشق کی بازی آزمانے میں انگلی الفت ہوئی ہے ایک دن گلا بھی کٹنا سکھا ہو گا ؎

عشق بے پردہ جب فسانہ ہوا
مضطرب کرنے والے زمانہ ہوا

عشق ایسے واقعات سے ہوئی تھی انگشت نمائیت عاشق انگشت بدہن کو عشق سے نکل جانے کی انگلی اٹھا کے راہ بتائی۔ وہ انوکھی بات۔ دیکھو وہ تمھاری راہ ہے۔ ناک کی سیدھ پہلے جاؤ منہ بھر جاؤ اور انگلی اٹھائی تو قلم ہو جاؤ گے۔ مگر کیا نہ کرتا عاشق غم و ننگ آکر یہ خاک کر دیا سوائی دکھائی اور جاتو کھلے پر دیکھا چاہا۔ بارون صاحب یہ تماشا دیکھ رہے تھے جناب نہ آئی تو گبڑا کے عاشق سوختہ جان پروانے کی طرح گرین زرد و سنسناتے سے آگ بجھی راہ گیرون نے جانا چھینا۔ مگر شمع دل کی لو سی طرح انگلی کٹا کر تھی کپڑون کی مناسبت بھی نہ کیا تھا۔ شب کو تلاش نگار نکلے ہر گلی کوچے میں شور گریہ بنش بپا ہو چلا ہے

کی طرح زخم تھا تھی نہ بلیں آخر دوسری انگلی اسی غصہ میں کاٹ ڈالی۔ اور اپنی والدہ کو اطلاعی خط لکھ کے بقصد نگور کشی بروز کسی کمیت کی طرف چل کھڑے ہوئے انگلی کمبخت دشمنی پر مائل تھی اٹھنے والی کا بہت سا ہو رونے میں صرف کر ڈالا۔ بیچارے سہارے کے گر کے بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو انگلی کی طاقت جان دینے کی باقی نہ رہی تھی۔ گھر میں آکے پڑ رہے۔ صبح کو سپرنٹنڈنٹ صاحب نے پولیس کے پنجہ سنائی میں انھیں دیدیا۔ اللہ رے عشق کی ایسی تیسی ؎

اگر بدست من افتی تو اے پر رنگ عشق
کنم بجہ تو عجبشم تو صد ہزار انگشت

واقعہ کی تفصیل اخباری کا غذون میں درج ہے اب دیکھیے سرکاری استغاثہ کے جواب میں عاشق کی انگلیاں کیا شہادت دیتی ہیں۔ ابھی معاملہ زیر تفتیش ہے۔ پولیس کی گرہ کشا انگلیاں جب گتھی سلجھا چکیں گی تو تازہ حالات معلوم نہیں انگشت نما ہوں گے۔

راقم

پہ تو عرقِ حنائی اے جان جا انگلیاں ہیں
کس بے گنہ کے خون میں کھیلتا بولیاں ہیں

مُلک داری کے فرائض

کہتے ہیں کہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص نے اپنے غلام "بزرہ" کو آگ لینے بھیجا۔ میان فنا آگ مانگنے نکلے تو ایک قافلہ مصر جانے کی تیاری کر رہا تھا اسی کے ساتھ ہو لیے۔ سال بھر کے بعد جب قافلے والے پلٹے تو حضرت کو آگ یاد آئی جلدی سے آگ بہم پہونچائی اور بی کے دروازے ٹھوکر کھا گئے۔ چنگاری زمین کے بجھ گئی۔ جلا کے فرمایا "تعِسَت العجلۃ" (جلدی کا بُرا ہو)

مہاراجہ بیکانیر بھی بہ تلاش خوشنودی حکومت ڈھونڈھتے قافلے کے ساتھ یورپ گئے تھے اگلا زمانہ تو ہے نہیں کہ آگ نایاب ہو اور جو چیز نایاب ہے اس کی نسبت کہیں فلان چیز آگ کے مول بکتی ہے مگر کبھی آگ ارزانی بھرتی ہے جسکا جی چاہے دامن دامن بھر لے جائے۔ شکر ہے کہ آپ چند چنگاریاں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ دو مہینے اور عمر تیرا ان چنگاریوں کی تابش اپنے اثر اپنی دیکھ خود ہے۔ والیان ریاست کے لیے ترانی کما افسوس ہے کہ بیچارے کورزادہ برآورده میں آتش دہ لگی کہ کبھی یاد ستین بجھ نہیں دم بنا جاگو ہم بھی "تعِسَت العجلۃ" کہیں تو زیبا نہیں آپ کی رائے ہے کہ رئیس اپنے ذاتی مصارف میں اعتدال ملحوظ رکھے۔ عام صرف الگ ہو خاص الگ .... صرف خاص واجبی کی حد سے متجاوز نہ ہونے پائے۔ رعیت کا پولیس ملازم نہ رکھے۔ صحافتوں اور مخبریوں کو اخفاء کے بارے میں آزاد رکھے دربار نہ ہونے پائے مستقل قانون پر عمل ہو۔ جہانتک مقامی آب و ہوا موافقت کرے یہ قانون برٹش انڈیا کے قوانین کا سنگا فرزند ہو تو بہتر ہے۔ طریق عزل و نصب مستقل ہو۔ رعایا کی بہبودی مد نظر ہے۔ انتظام درست، غیر منقطع اور مسلسل ہو۔ غرض سعدی کی گلستان اور دیگر کتب اخلاق میں جو صفات ایک اچھے حکمران کے واسطے لازمی قرار دیے گئے ہیں انھیں ملخصاً آپ نے گنوا دیا۔ جہانتک نصیحت کو دخل ہے ہم بھی مہاراجہ صاحب کی ہان میں ہان ملاتے ہیں مگر ہندوستانی ان باتوں کو مدت سے چھوڑ چکے اب انکے لیے یہ صفات اجنبی ہیں۔

رئیس اگر اپنے ذاتی مصارف محدود و معتدل رکھے تو پھر وہ رئیس ہی کیون ہوا اسمین اور سائیس میں فرق ہی کیا رہ گیا۔ سی پی کے ایک دھونڈھورا جہ ہفتہ میں ایک مرتبہ رفع حاجت کرتے ہیں مگر تین روز تک مسلسل۔ کسی انگریزی حاکم نے اعتراض کیا تو کہنے لگے۔ آپ دیکھیے تو سہی ہم ٹھہرے رئیس راجہ مہاراجہ اگر جیسے چمار دن کی طرح گھڑی گھڑی پاکھیت میں بیٹھنے ہی جرثے پیٹ کی آلائش صاف کرکے جھٹ سے اُٹھ کھڑے ہوں اور آدمیت میں فرق نہ ہو جائیں تو ہم میں اور

چودھری چاردن میں امتیاز ہو رہا ہے"

عام خاص کی تمیز کیسی تملک کے معنی یہ ہیں کہ مالک اپنے متملکات پر تصرف کا حق رکھتا ہے۔ رئیس کسی کا محکوم نہیں ہوتا۔ محکوم ہوتا ہے تو رئیس نہیں رہتا۔ رئیسوں کا ہنر ہے کہ ایک یا ایک سے زیادہ رنڈیاں بھی رکھیں جس کام کی وہ ریاست جس میں رنڈی کا عمل دخل ہو۔ آپ نے کوئی معمولی آدمی بنایا ہے۔ اے حضرت رئیسوں کے بچے کھیل ہیں۔ آخر رنڈیاں بھی رعایا میں انکی پرورش بھی واجب ہے۔ آمدنی کا چوتھائی کا حصہ اگر کسی رنڈی کو دے دیا تو کونسی ناک بھوں کیوں چڑھائے شکر کا مقام ہے کہ حضور سخی ہیں کنجوس نہیں جو لوگ صبح اٹھ کے ان کا نام لیتے گھبرائیں۔ کچھ حضور سے اپنے گھر میں تو دولت بھری نہیں۔ پھر آپ جانتے اگر ذاتی مصارف میں عزیزوں کنبہ داروں کا حصہ مقرر کر لیں تو چاردن میں یہی لوگ برابری اور ہمسری کا دعوی کرنے لگیں لہذا یہ حماقت ہے درویشوں کا قول ہے سہ

جگہ ڈال اے دھن کو
کوڑی نہ رکھ کفن کو

جب کہ کوڑی گھر سے دل کے اتنے غنی ہیں تو ایک ٹالی ریاست کا کیا پوچھنا۔ اور سنئیے تو حضرت انگریزی پولیس کہاں نہیں ہے۔ مہاراجہ بیکانیر کی تلاش تھا کی صلاح رئیسوں کو دیتے ہیں یہ وہ نعمت ہے جو اتنی بڑی سرکار برطانیہ کر کے آج تک نہ لی۔ رہیں عادتیں اور گھر یہاں تو اب وہ کیونکر قانون سے باہر کر دی جائیں۔ بے جا آپ ہی انصاف کیجیے ایک تو ہم ہیں اور حکومت کریں دوسرے۔ "۱۰"

ان پر تو بتایئے کہ مستقل قانون نہیں ہے تو آج تک کام کیونکر چلا۔ باپ دادا کے وقتوں سے بزرگوں کا ہی پر عمل ہوتا آیا۔ ہاں قانون کا مجسمہ نہیں بنا یہ روش آپ ہی کو مبارک۔ کاسہ دون کا عمل نصب مستقل نہیں ہے تو کیا خیر مستقل ہے جو ہوا ہو ہوتا ہے خیر خواہ ہوتا ہے وہی کام کاج سنبھالے ہے نافرمان ملازم رکھنے کی حماقت کوئی نہیں کرتا حال ہی میں ایک صاحب نے ملازم کو تقرر کا پروانہ دیا تو اسے ہاتھ باندھ کے عرض کی ... غلام اہالی جائے آمد و رفت کا کرایہ سواری سے لے کرے یا ایک ہی طرف کا؟

"یعنی یہ ہے"

"اگر حضور کل نبیرہ ورشیاہ کی ... کسی دوسرے شخص کو مسین فرمانے کا ارادہ رکھتے ہوں تو مجھ آمد و رفت کا کرایہ لے کر دینا مناسب ہے۔ حضور وہاں سواری نایاب ہے۔"

دیکھا آپ نے یہ ہے رعب و داب حکومت۔ آپ رعایا رعایا رٹ رہے ہیں۔ جناب رعایا کے سود و بہبود کا کون خیال کرتا ہے ... کام تو لیجیے۔ کیا ہماری انگریزی سرکار جہاں آمدنی کا اوسط فی کس تین روپیہ سالانہ سے زیادہ نہیں ہے ایک چیز منگی ... فرق ... ہے ذری ... کا گریس سے کو ہی لیجیے۔ خدا جانے آپ انتظام سے کیا چیز مراد لیتے ہیں۔ ریاستوں کی رعایا خود ہی دیکھتا انتظام درست رکھتی ہے۔ آپ کی نگاہ میں درست ہو تو کوئی کیا کرے۔ آپ کی رائے ہے کہ ... ... کا ورد کرے ... گئے ... وظیفہ اور ... نہیں ... لاٹھی ... لاٹھی ... ہی ہیں انتظام ہے ... نہیں کہ مہاراجہ ... کی ... قبول ہوتا ... ریاستوں کا نام ... ہے مگر ... نقل ہے کہ کسی نے ... سے پوچھا ... جواب ... کی ...

نام تو بہت چھوٹا ہے۔ ہوتے ہوتے گردن ہلائی اور بولا "وہی دبلی پسلی کمر کہتے ہیں نکل گئی" پوچھا "کیت کیا ہے" جواب دیا "ابو لہب دجال کا باپ"

رافت

قیاست ۔ اعمال و مال

المخمرات

حکایت بیان کرتے ہوئے ہرگز ... مولانا محمد علی نے پوچھا کیا ہوا۔ بولے کچھ نہیں مگر بڑی بی بی نے وو کے ... اٹھانے کا قصد کیا۔ ارے مگر بڑی کسی وکیل بی بی تحریر ہو چکا۔ عبا کے ... آئی۔ بیگم ... عبا کے ... ہمارے سائیں صاحب بھی ... کی عبا میں بیٹھے ہوئے کرتے ہیں۔ کوئی دوسرا پوچھا ہے کرتے ہیں عبا بڑی ہے مگر حکومت جاتی ہے کہ عبا کے اندر حضور بھی موجود ہیں۔"

ایک صاحب کو خوبصورت ... منظور نظر تھا ... محلے والوں نے شکایت کی کہ حضرت اپنے صاحبزادے کو روکیے بڑی صحبت میں بیٹھنے میں حضرت نے منہ لٹکا کے جواب دیا ہائے کیا کروں ان دونوں کو غیرت دیتا ہے نہیں گئی اور بھائی میری نگاہ میں مروت ہے کیونکر مروت توڑوں۔ کچھ ایسے ہی خیالات ... پر ... گورنمنٹ ابن سعود کے بارے میں آج تک حکومت عراق سے کرتی رہی۔ یہ کوئی ... نہیں ہے جواب ہونے والا ہے عراق نے پاس ابن سعود کی ... کی مگر جان ... کی آنکھ میں تھی مروت وہاں بجا ہے ... آخر کیا کہتے ؟"

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب عراق اور فارس کی کشمکش عنقریب ختم ہوگی۔ فارس اندرونی انقلاب اور بیرونی کشمکش میں مبتلا ہوگا مگر جان کی خیر ہے۔ ان عرب کی خیریت نظر نہیں آتی کیا عجب ہے کہ بیچ میں ... کے ذریعے ... ہونے لگے ... دریائی ... کے ذریعے ہو ... وہیں تیار ہو اور وہیں ... کی تجارت ... گزشتہ ... ہوئے ... میں ... ہوئے گئے۔

لطیفہ۔ ایک ... اور ... میں ... کمیشن ... آپ ...

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلاے عنبر گنجشک

اسکے ورما ہی سقنقور، مست
شتر آن ورو دماغ عصفور بہت
اعضاے رئیسہ اعصاب کو طاقت پہونچانے مین
درحیرتی مثانہ معدہ وجگر کو طاقت عظیم پیدا
کرتا ہے۔ قوت مردی کی نایاب دوا ہے جسکی
تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک حاذق
طبیب کا قول اودھ پنچ کے شعر مین نظم کیا گیا ہے
اگر ماہی سقنقور کے بعد دنیا مین کوئی
دوا ہے تو یہی ممسک ہے بہت سی
سرعت ورقت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس
۴۰ خوراک (ستے)

بالم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

یہ بالم نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے
بالم عنبری ملک ہندوستان مین شہرت ہے پہلے عنبر کا
روغن تیار ہوتا تھا اب اطبا نے خاص طور پر
تیار کیا ہے اسکو ہر انسان کو بھی نفع پہونچے نہایت قیمتی اور
نادر ادویات سے مثل مشک عنبر تازہ میوون کے عرق سے
تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاے رئیسہ ہضم طعام رنگت صاف
شرخ وسفید کرنے والا۔ کمزوری کو دور کرنے والا کاسر
ریاح بواسیر مین مفید۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشتا
ہے قوت مردی کو بڑھانے والا اور ممسک ہے رقت
و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)
تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس بطور تحفہ

طلاے مسیحی

اعصاب کی تقویت مین بے نظیر ہے گئی ہوئی
طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگون نے
اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا
کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ
سے رگین خراب ہو گئی ہون انکے واسطے
حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ مین
اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسون کی
اُمید کو بر لاتا ہے اور معمولی شکایتون
مین تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت
بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی
آٹھ روپیہ (مٹے)

حب یاقوت مقوی وممسک

طاقت وتوانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جسکا مثل
دنیا مین ملنا مشکل ہے قوت مردی کے اضافہ کرنے مین
بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی اور حرارت اصلی مین ہیجان
پیدا کرتی ہے جریان و حرارت ورقت۔ بدخوابی کی
کثرت کو دور کرتی ہے مایوسون اور نا اُمیدون کی
اُمید کو بر لاتی ہے بڈھون کو لطف شباب جوانونکی
طاقت مین تیزی پیدا کرتی ہے آجتک سیکڑون
نامراد اور برسون کے مایوس اصلاح اس سے صحت یاب
ہو چکے ہین۔ اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری مدت تک استعمال
کی جائے تو قوت احساک مین بھی خاصی افزونی ہو

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع
محصولڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلان مفت طلب فرمایئے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب سید منظور حسین صاحب بی۔ اے ایڈیٹر اخبار المنیر تحریر فرماتے ہین
کہ ۔۔۔ مین عینک کی ضرورت کو محسوس کرتے تھے
ہے ایک تجربہ کار حکیم سے ۔۔۔ صاحب نے کسی ۔۔۔
سے یہ نادر نگینہ ۔۔۔ ہم ۔۔۔ مشورہ دیتے ہین
کہ اس اکسیر سرمہ سے فائدہ اٹھائیں ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ اس
سرمہ کی صرف ۔۔۔ قدرت بینائی کی جو طاقت ہے وہ دوست
۔۔۔
ہے قیمت فی شیشی ۔۔۔ معہ محصول مفت۔
تین شیشی کے خریدار کو محصول معاف

المشتہر
حکیم سید نتھے نواب بیت الشفا، گیا (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

جب آپ کی صحت نا ساز ہو جبکہ قیمتی صحت برباد ہوئی ۔۔۔
اور خون کی خرابی کمی سے زندگی بیزار ہو گئی ہو دل کمزور ہو گیا
ہو ایسی حالت مین سچے ہمدم کا کام ۔۔۔
دیگی دل کو مضبوط بنا کر دلی دوست ہونے کا ثبوت
دیگی ایک دفعہ ضرور تجربہ کرین قیمت فی ڈبیہ
معہ ۔۔۔ چار روپیہ (عہ)
وید شاستری جام نگر کا ٹھیاوار
ایجنٹ امرچند اینڈ کو چوک لکھنؤ

پری مہک تیل

دماغ کی راحت اور قوت کا ذمہ دار ہے خوشبودار ہے چپکتا نہین
بالون کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ جو کڑون اور حکیمون نے
سرٹیفکیٹ دیئے ہین طالبعلم اور دماغی کام کرنے والے اسکے ضرور استعمال
کرتے ہین ۔۔۔ آزمائش
کافی ہے فی شیشی ایک روپیہ بارہ شیشی کی قیمت عہ
نمونہ کی شیشی قیمت ۔۔۔ محصول ذمہ خریدار۔
۔۔۔ ہر روز کی فروغ نہین۔
منگاے اور آزمائش کیجے
۔۔۔

مختار احمد بیڑی مرچنٹ موجد
پری مہک تیل ۔۔۔ پورنیا
نوٹ: ۔۔۔
تیار ہوتی ہے قیمت فی ہزار ۔۔۔ محصول ذمہ خریدار

مجلدات اودھ پنچ ۲۶-۱۹۲۲ء

اودھ کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے سیاسی ادبی
اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ جو کتب خانہ مین محفوظ
رکھنے کے قابل۔ قیمت فی جلد ۔۔۔ مع محصول۔
المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — کھانسی ہیضہ، دمہ، پیٹ کے درد کے لیے
دست سنگرہنی، نقلہ زکام، درد چھاتی کے امراض کے لیے

خوش ذائقہ دوا بھرت پانی مین چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا
اثر کرتے ہین۔ قیمت ۔۔۔ سب جگہ بکتا ہے۔

دودھ گریم کیسری — بینی دار کر بلا بعض کے بڑے بڑے کھونے والی
لاثانی دوا قیمت عہ

بال سدھا — بچون کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط فربہ اور ۔۔۔
بنانا نہایت میٹھی دوا قیمت ۔۔۔ محصولڈاک ۔۔۔

اپنے شہر کے دوا فروشون
سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | بال بہار آفس، چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امرچند لکھنؤ
ہمارے یہان کے سول ایجنٹ ۔۔۔

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سفینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانۂ حال تک صد ہا اساتذۂ فن کی گائکی ... سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صد ہا گوئی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین ... نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے مدد سے ... نہایت ... ابتدائے کتاب مین لکھدیے گئے ہین اسطرح ہر ایک گیت کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ہے ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا نتیجہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایۂ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ حصہ اول کی ... فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ